السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص کفریا شرک والا کام کرلے توکیا وہ کافر ہوجاتا ہے؟ اگر اس نے یہ کام شرعی حکم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے کیا ہو تو اسے معذور سمجھا جائے گا یا نہیں؟ اور اسے معذور سمجھے جانے یا معذور نہ سمجھے جانے کی کیا دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی عاقل بالغ انسان کو غیر اللہ کی عبادت میں غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے‘ غیر اللہ کی نذرونیاز دینے یا اس قسم کی دوسری عبادتیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں‘ (ان) میں معذور قرار نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص غیر مسلموں کے ملک میں رہتا ہے اور اس تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا ہو‘ تو اسے اسلام کا پیغام نہ پہنچنے کی بنا پر معذور قرار دیا جاسکتا ہے‘ صرف ناواقف ہونا کوئی عذر نہیں‘ اس کی دلیل صحیح مسلم کی حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لاَ يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلاَ نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلاَّ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)

’’قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اس امت کا کوئی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سن لے پھر اس چیز پر ایمان لائے بغیر مرجائے جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ ضرور جہنمی ہوگا۔‘‘

یعنی نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو معذور قرار نہیں دیا جسے آپ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوچکا ہے اور انہیں مسلمانوں کے ملک میں رہتا ہے اس نے لازماً جناب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سنا ہوا ہے لہذا اسے اس بناء پر معذور نہیں سمجھا جاسکتا کہ اسے ایمان کے بنیادی مسائل کا علم نہیں ہوا تھا۔ جن حضرات نے نبی پاک ﷺ سے یہ درخواست کی تھی کہ ان کے لئے ایک درخت مقرر کردیا جائے جس پر وہ حصول برکت کے لئے اپنے ہتھیار لٹکا لیا کریں (جس طرح مشرکین نے اس مقصد کے لئے ایک درخت مقرر کررکھا تھا اور اس کا نام ’’ذات انواط‘‘ رکھ لیا تھا) ان صحابہ کرام نے صرف ایک خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اس خواہش کو عملی جامہ نہیں پہنایا تھا۔ اور یہ لوگ نئے نئے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ (اور یہ مطالبہ ناواقفی کی وجہ سے ہوا)۔ انہوں نے جو مطالبہ کیا وہ شریعت کے خلاف تھا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے انہیں جو جواب دیا‘ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر وہ یہ کام کرلیتے‘ جس کی انہوں نے خواہش کی تھی‘ تو کافر ہوجاتے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ